© rasailojaraid.com

بھی گئے لیکن وہ طبعاً ہنگامہ پسند اور اسٹیج کے لیڈر نہیں تھے۔ خاموشی مگر نہایت مستعدی اور گرم جوشی کے ساتھ ٹھوس اور تعمیری کام کرنے کے عادی تھے۔ انھیں سب سے زیادہ دلچسپی تعلیم بالغان کے کام سے تھی اس سلسلہ میں انھوں نے جس بیدار مغزی۔ تن دھی اور قوت تنظیم وعملی سرگرمی کا ثبوت دیا ہے وہ ان کی تاریخ حیات کا روشن باب ہے۔ اسی بنا پر یونیسکو کی طرف سے وہ انڈونیشیا میں تعلیم بالغان کے ناظم اعلیٰ بنا کر بھیجے گئے۔ وہاں سے واپسی پر دہلی اسٹیٹ کے وزیر تعلیم منتخب ہو گئے اس حیثیت سے ان کا ایک یادگار کارنامہ یہ ہے کہ اردو زبان دہلی کی علاقائی زبان تسلیم کرلی گئی لیکن غالباً ان کی آزاد طبیعت وزارت کی گراں بار ذمہ داریوں کی متحمل نہیں ہو سکی۔ اور وہ چند ماہ بیمار رہ کر ۵۲، ۵۳ سال کی عمر میں ہی عالم جاودانی کو سدھار گئے۔ نجی زندگی میں مرحوم بڑی خوبیوں کے انسان تھے۔ نماز روزہ اور اسلامی شعائر کے پابند۔ نہایت سادہ اور بے تکلف ہر ایک کے ساتھ ہمدردی اور خلوص کا تعلق رکھنے والے۔ بڑے ملنسار اور ہنس مکھ۔ متواضع اور بامروت۔ ذہین اور معتدل المزاج حق تعالیٰ ان پر اپنے انوار و برکات کا نزول فرمائے اور جنت الفردوس میں ان کو مقام عطا فرمائے۔ آمین

مسلمانوں کی زندگی کے دو ہی شعبے ہیں ایک دنیوی اور دوسرا دینی" اور ان دونوں شعبوں کے بہتر اور کامیاب ہونے سے ہی زندگی بہتر اور کامیاب ہو سکتی ہے۔ چنانچہ قرآن مجید میں بھی ان دونوں کی حسنات کے لئے دعا مانگنے کی تلقین کی گئی ہے دنیوی زندگی کی خوشحالی کے معنی یہ ہیں کہ انسان تندرست ہو۔ معاشی اعتبار سے خوش حال اور فارغ البال ہو اور وہ اس خوش حالی سے خود اپنی ذات اور اپنے اہل وعیال کے لئے نفع بھی اٹھا سکے۔ دنیوی زندگی کی خوشحالی کے ثمرات ونتائج میں اگرچہ تندرستی کا نمبر سب سے پہلا ہے۔ لیکن حقیقت یہ ہے کہ تندرستی اور صحت کا دارومدار بھی معاشی رفاہیت پر ہے۔ جو شخص دونوں وقت اپنا پیٹ نہیں بھر سکتا۔ وہ کس طرح ایسی غذائیں مہیا کر سکتا ہے جن کو انسانی صحت کی حفاظت وبقا میں بڑا دخل ہے وہ ایک صحت بخش مقام پر ایک عمدہ پرفضا اور کھلے مکان میں کیوں کر رہ سکتا ہے اس بناء پر یہ بات صاف طور پر معلوم ہو جاتی ہے کہ دنیوی

© rasailojaraid.com